جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

علامات قیامت

(۳)

دجال کا خروج

— ۱ —

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ:[۱] سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ[۲] مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ[۳]».

وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:[۴] «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ».

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنے سے زیادہ بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِنھی سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے، یہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال سے بڑی کوئی مخلوق نہیں ہے۔[1]

۱۔ یہ دوسرے لفظوں میں وہی بات بیان ہوئی ہے، جو اوپر مذکور ہے، مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے، جو اپنی فتنہ پردازی میں دجال سے بڑھ کر لوگوں پر حاوی ہو سکتی ہو۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۶۲۶۵ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں نقل ہوئے ہیں: الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۱۰۷۱۲، ۱۰۷۱۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۱۔ مسند احمد، رقم ۱۶۲۵۳، ۱۶۲۵۵، ۱۶۲۶۷۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۴۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۵۵۵، ۱۵۵۶۔ المفاريد، ابو یعلیٰ، رقم ۶۷، ۶۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۱۰۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم، ۲/ ۲۵۴۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۲۴، ۲۵۔ الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع، خطیب بغدادی، رقم ۱۷۶۶۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً: الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، رقم ۱۰۷۱۲ میں یہاں 'أَكْبَرُ' کے بجاے اِسی معنی کا ایک دوسرا لفظ 'أَعظَمُ' آیا ہے۔

۳۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۶۲۶۷ میں یہاں 'فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ'، ''دجال کے فتنے سے زیادہ بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے'' کے بجاے 'أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ'، ''دجال سے بڑا کوئی معاملہ'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۴۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۴۶۔

— ۲ —

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ:[1] حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

«أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ».

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا ہے کہ دجال اُس مشرقی علاقے سے نکلے گا، جسے خراسان کہا جاتا ہے۔[1] اُس کی پیروی ایسے لوگ کریں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چوڑے ہوں گے۔[2]

۱۔ یہ بلاد عراق سے لے کر ہندوستان کی سرحدوں تک پھیلے ہوئے وسیع علاقے کا قدیم نام ہے۔ آگے اصفہان کا ذکر بھی اِسی لحاظ سے آیا ہے۔

۲۔ اِس سے بہ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی پیروی کے لیے ابتدا میں جو لوگ آگے بڑھیں گے، وہ یاجوج وماجوج میں سے بھی ہوں گے۔ ڈھالوں کی طرح چوڑے چہرے بالعموم اِسی نسل کے لوگوں کے ہوتے ہیں۔ اِن کے لیے یہ تعبیر بعض دوسری روایتوں میں بھی منقول ہے۔ اِسے مستبعد نہیں سمجھنا چاہیے، اِس لیے کہ دجال کے خروج کا جو علاقہ اوپر بیان ہوا ہے، اُس کے گردونواح میں زیادہ تر یہی لوگ آباد ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۵۰۰۔ مسند احمد، رقم ۳۳۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۲۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۲۳، ۲۴۔ سنن ترمذی، رقم ۲۲۳۷۔ مسند بزار، رقم ۴۶، ۴۷، ۴۸۔ مسند ابی بکر الصدیق، احمد بن علی المروزی، رقم ۵۷، ۵۸، ۵۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۳، ۳۴۔ معجم الصحابۃ، ابن قانع ۲/ ۶۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۰۸۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۶۲۹۔

— ۳ —

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] «يَأْتِي الْمَسِيحُ

الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ،[2] وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا[1] اور اُس کا عزم مدینہ کا ہوگا۔[2] (وہ قریب پہنچے گا)، یہاں تک کہ احد پہاڑ کے پیچھے آکر پڑاؤ ڈال دے گا۔ پھر خدا کے فرشتے اُس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے[3] اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔[4]

۱۔اِس سے وہی خراسان کا علاقہ مراد ہے، جس کا ذکر پیچھے ہوا ہے۔

۲۔یہود جس مسیح کے منتظر ہیں، اُس کا اصلی مشن، اُن کے نزدیک یہی ہے کہ وہ داؤد کی سلطنت اُن کے لیے بحال کرے گا۔ مدینہ کو وہ اِس سلطنت کا حصہ سمجھتے ہیں اور بارہا اِس کا اظہار کر چکے ہیں۔ چنانچہ اپنی مہمات میں دجال اگر مدینہ کا قصد بھی کرے گا تو اِس پر کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ صاحب ''تفہیم القرآن'' مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی لکھتے ہیں:

> ''اب اگر کوئی شخص مشرق وسطیٰ کے حالات پر ایک نگاہ ڈالے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کے پس منظر میں اِن کو دیکھے تو وہ فوراً یہ محسوس کرے گا کہ اُس دجال اکبر کے ظہور کے لیے اسٹیج بالکل تیار ہو چکا ہے جو حضور کی دی ہوئی خبروں کے مطابق یہودیوں کا ''مسیح موعود'' بن کر اُٹھے گا۔ فلسطین کے بڑے حصے سے مسلمان بے دخل کیے جا چکے ہیں اور وہاں اسرائیل کے نام سے ایک یہودی ریاست قائم کر دی گئی ہے۔ اِس ریاست میں دنیا بھر کے یہودی کھچ کھچ کر چلے آ رہے ہیں۔ امریکا، برطانیہ اور فرانس نے اِس کو ایک زبردست جنگی طاقت بنا دیا ہے۔ یہودی سرمایے کی بے پایاں امداد سے یہودی سائنس دان اور ماہرین فنون اِس کو روز افزوں ترقی دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اِس کی یہ طاقت گردوپیش کی مسلمان قوموں کے لیے ایک خطرۂ عظیم بن گئی ہے۔ اِس ریاست کے لیڈروں نے اپنی اِس تمنا کو کچھ چھپا کر نہیں رکھا ہے کہ وہ اپنی ''میراث کا ملک'' حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مستقبل کی یہودی سلطنت کا جو نقشہ وہ ایک مدت سے کھلم کھلا شائع کر رہے ہیں، ... اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پورا شام، پورا لبنان، پورا اردن اور تقریباً سارا عراق لینے کے علاوہ ترکی سے اسکندرون، مصر سے سینا اور ڈیلٹا کا علاقہ اور سعودی عرب سے بالائی حجاز اور نجد کا علاقہ لینا چاہتے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہیں، جس میں مدینہ منورہ بھی شامل ہے۔اِن حالات کو دیکھتے ہوئے صاف محسوس ہوتا ہے کہ آیندہ کسی عالمگیر جنگ کی ہڑ بونگ سے فائدہ اُٹھا کر وہ اِن علاقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ٹھیک اُس موقع پر وہ دجال اکبر اُن کا مسیح موعود بن کر اُٹھے گا، جس کے ظہور کی خبر دینے ہی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اکتفا نہیں فرمایا ہے، بلکہ یہ بھی بتادیا ہے کہ اُس زمانے میں مسلمانوں پر مصائب کے ایسے پہاڑ ٹوٹیں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر محسوس ہو گا۔اِسی بنا پر آپ فتنۂ مسیح دجال سے خود بھی خدا کی پناہ مانگتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی پناہ مانگنے کی تلقین فرماتے تھے۔‘‘(تفہیم القرآن ۴/۱۶۶)

۳۔یعنی ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کے بجاے وہ مجبور ہو جائے گا کہ شام کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ مدینہ اِس کے نتیجے میں اُس کی تاخت سے محفوظ رہے گا۔

۴۔اِس کی تفصیلات آگے روایتوں میں بیان ہوئی ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۹۱۶۶ سے لیا گیا ہے۔اِس کے متابعات اِن مراجع میں آئے ہیں: احادیث اسماعیل بن جعفر، رقم ۲۷۹۔ صحیح مسلم، رقم ۱۳۸۰۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۵۹۔ حدیث علی بن حجر، رقم ۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۰۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۳۱۹۴۔

۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۰ میں یہاں ’ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ‘، ’’پھر خدا کے فرشتے اُس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے‘‘ کے بجاے ’ثُمَّ يَغْدُو قِبَلَ الشَّامِ‘، ’’پھر وہ شام کی طرف روانہ ہو جائے گا‘‘ کے الفاظ ہیں۔

— ۴ —

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[۱] «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ».

انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصفہان

کے یہودیوں میں سے ستر ہزار لوگ دجال کی پیروی کریں گے،[1] وہ اپنے اوپر چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔[2]

۱۔اِس سے معلوم ہوا کہ اِس علاقے کے یہودیوں کی ایک بڑی تعداد ابتدا ہی میں دجال کی پیرو ہو جائے گی۔ایران میں اِس وقت (۲۰۲۱ء) یہودیوں کی تعداد اگرچہ نو دس ہزار سے زیادہ نہیں ہے، تاہم نہیں کہا جا سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی جس زمانے سے متعلق ہے، اُس میں یہ اِس سے بڑھ کر کیا سے کیا ہو جائے گی۔ آپ کی نسبت سے یہ بیان، اگر غور کیجیے تو اِس بات کا واضح قرینہ بھی ہے کہ دجال یہود ہی میں سے ہو گا اور اُنھی کے مسیح موعود کی حیثیت سے مسلمانوں کے علاقوں، خاص کر مکہ اور مدینہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا۔

۲۔اِس سے اشارہ غالباً اُس خاص لباس کی طرف ہے، جو یہود کے مذہبی لوگ بالعموم پہنتے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۹۴۴ سے لیا گیا ہے۔اِس کے متابعات کے مصادر یہ ہیں: الفوائد المنتقاۃ، ابن ابی الفوارس، رقم ۲۱۳۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم ۶/ ۷۷۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۶۳۰، ۶۳۱۔

— ۵ —

أَخْبَرَتْ أُمُّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:[1] «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ[2] مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ[3]»، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ».

ام شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔[1] ام شریک نے عرض کیا: اللہ کے رسول،

اُس وقت یہ عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: (اُس علاقے میں)[2] یہ بہت کم ہوں گے۔

۱۔ یعنی اُس کے فتنے سے بچنے کے لیے۔ اِس طرح کے حالات میں اگر مقابلے کی قوت نہ ہو تو ہر سلیم الطبع شخص کو یہی کرنا چاہیے۔

۲۔ اِس سے غالباً وہی علاقہ مراد ہے، جہاں سے دجال اپنے فتنے کی ابتدا کرے گا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۹۴۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۲۷۶۲۰۔ سنن ترمذی، رقم ۳۹۳۰۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۳۳۲۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۹۷۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۷۹۶۳۔

۲۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۷۹۶۳ میں یہاں 'النَّاسُ' کے بجاے 'أُنَاسٌ' کا لفظ ہے۔ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۳۔ سنن ترمذی، رقم ۳۹۳۰ میں یہاں 'فِي الْجِبَالِ' کے بجاے 'حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ'، ''یہاں تک کہ پہاڑوں پر جا کر بیٹھ جائیں گے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

— ۶ —

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:[1] «مَنْ سَمِعَ [مِنْكُمْ[2]] بِالدَّجَّالِ[3] فَلْيَنْأَ عَنْهُ[4] [مَا اسْتَطَاعَ[5]]، [- فَقَالَهَا ثَلَاثًا -[6]] فَوَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ، مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ»، أَوْ «لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ»[7].

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص دجال کے خروج کے بارے میں سنے، اُس کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو، اُس سے

دور رہے۔[1] آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ (اور فرمایا:) اللہ کی قسم، آدمی اُس کے پاس یہ خیال کرکے آئے گا کہ وہ مومن ہے،[2] لیکن پھر اُس کے اٹھائے ہوئے شبہات میں اُس کی پیروی کرنے لگے گا، یا فرمایا کہ وہ دجال کے اٹھائے ہوئے شبہات کی وجہ سے اُس کی پیروی کرنے لگے گا۔[3]

۱۔ اِس لیے کہ عام لوگوں کے لیے فتنوں سے دور رہنے ہی میں عافیت ہوتی ہے۔

۲۔ یعنی خدا اور آخرت کا ماننے والا ہے، جس طرح کہ تمام یہود، مسیحی اور مسلمان ہمیشہ سے مانتے رہے ہیں۔

۳۔ یعنی وہ شبہات جو مسیح موعود کی حیثیت سے اپنے دعوے کے اثبات اور اُس کے لازمی نتیجے کے طور پر دینی حقائق کی تردید کے لیے دجال لوگوں کے ذہنوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ لفظ 'شبہات' یہاں نتیجے کے لحاظ سے بالکل اُسی طرح استعمال ہوا ہے، جس طرح ہم جدیدیت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اُس نے جو شبہات مسلمان نوجوانوں کے ذہنوں میں پیدا کر دیے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً سنن ابی داؤد، رقم ۴۳۱۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا عمران بن حصین ہیں۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۵۹۔ مسند احمد، رقم ۱۹۸۷۵، ۱۹۹۶۸۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۱۰، ۱۴۔ مسند بزار، رقم ۳۵۹۰۔ السادس من مشیخۃ ابن حیویہ، رقم ۳۔ امالی ابی بکر النجاد، رقم ۱۵، ۱۶، ۱۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲۔ الابانۃ الکبریٰ، ابن بطہ، رقم ۴۷۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۱۵، ۸۶۱۶۔ امالی ابن بشران، رقم ۱۴۱۴۔

۲۔ مسند بزار، رقم ۳۵۹۰۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۵۹ میں یہاں 'مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ'، ''تم میں سے جو شخص دجال کے خروج کے بارے میں سنے'' کے الفاظ آئے ہیں۔

۴۔ بعض روایتوں، مثلاً الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۱۴ میں یہاں 'فَلْيَنْأَ عَنْهُ'، ''اُس کو چاہیے کہ اُس سے دور رہے'' کے بجائے 'فَلْيَفِرَّ مِنْهُ'، ''اُس کو چاہیے کہ اُس سے فرار ہو جائے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۵۹۔

۶۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۱۶۔

۷۔ مسند احمد، رقم ۱۹۹۶۸ میں یہاں 'بِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ' کے الفاظ ہیں۔ مسند بزار، رقم ۳۵۹۰ میں 'بِمَا يَرَى مَعَهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں، جب کہ مستدرک حاکم، رقم ۸۶۱۶ میں 'لِمَا بُعِثَ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ دراصل ایک ہی مدعا ہے جو ان طرق میں متعدد اسالیب میں نقل ہوا ہے۔

—— ۷ ——

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ:[۱] مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَقَالَ لِي: «أَيْ بُنَيَّ، وَمَا يُنْصِبُكَ[۲] مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ، [وَمَا مَسْأَلَتُكَ عَنْهُ؟ إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ[۳]]» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ جِبَالَ الْخُبْزِ وَأَنْهَارَ الْمَاءِ[۴] فَقَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَاكَ».

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ دجال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا کچھ میں نے پوچھا ہے، کسی اور نے نہیں پوچھا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے، کیا بات ہے جو تمھیں اُس سے پریشان کر رہی ہے؟ (اطمینان رکھو)، وہ تمھیں ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور یہ تم بار بار اُس کے بارے میں سوال کیوں کرتے ہو؟ تم اُس کا زمانہ ہرگز نہیں پاؤ گے۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، لوگ سمجھتے ہیں کہ اُس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی۔[۱] اِس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے یہ اِس سے کہیں آسان تر ہے۔[۲]

۱۔ یہ وسائل رزق کی تعبیر ہے۔ جن لوگوں کے پاس اِن کی بہتات ہوتی ہے، لوگ اُنھی کو ان داتا سمجھ کر اُن کے عقائد و نظریات اور تہذیب و تمدن کو اختیار کرنے کے لیے مائل ہو جاتے ہیں۔ روایت سے معلوم ہوتا

ہے کہ دجال بھی اپنی فتوحات کے نتیجے میں بافراط یہ وسائل حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اُس کی اِن فتوحات کا ذکر آگے روایتوں میں ہوا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے سوا وہ مشرق وسطیٰ کی ساری زمین کو اپنی تاخت سے روند ڈالے گا۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ ایک بندۂ مومن اِس سے کیوں پریشان ہو؟ وہ جس پروردگار کو مانتا ہے، اُس کے لیے کیا مشکل ہے؟ وہ جب چاہے، زمین و آسمان کے خزانے اپنے ماننے والوں کے لیے کھول دے۔ پھر یہ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں کیا چیز ہیں؟ یہ تو اللہ کے لیے کہیں آسان تر ہے۔ تاہم اُس نے ابتلا کے جس اصول پر انسان کو پیدا کیا ہے، اُس کے تقاضے سے فتنہ پردازوں کو بھی مہلت مل جاتی ہے، جس طرح کہ وقت کے فراعنہ کو ہمیشہ ملتی رہی ہے۔ اِس سے تمھارے جیسے کسی شخص کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

متن کے حواشی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۸۱۶۷ سے لیا گیا ہے۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مراجع میں دیکھے جا سکتے ہیں: مسند حمیدی، رقم ۸۲۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۶۵۵۵، ۳۷۴۶۰۔ مسند احمد، رقم ۱۸۱۵۵، ۱۸۲۰۴۔ صحیح بخاری، رقم ۷۱۲۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۵۲، ۲۹۳۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۳۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۶۹۳۔ معجم ابن اعرابی، رقم ۱۲۴۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۸۲، ۶۸۰۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۰، ۱۰۳۱۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، لالکائی، رقم ۲۲۸۶۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۶۵۵۵ میں یہاں 'يُنْصِبُكَ'، کے بجائے 'يُصِيبُكَ' کا لفظ آیا ہے۔ یہ ایک ہی بات کو بیان کرنے کے دو مختلف اسالیب ہیں۔

۳۔ مسند حمیدی، رقم ۸۲۷۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۶۰ میں یہاں 'إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایتوں، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۸۲۰۴ میں 'إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔ بعض طریقوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۹ میں 'إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ' اور 'مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ' کے الفاظ ہیں۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۶۹۳ میں

'إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ'، جب کہ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۵۷ میں 'إِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ کم و بیش ایک ہی مدعا ہے، جو الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مختلف طرق میں نقل ہوا ہے۔

— ۸ —

عَنْ الْفَلْتَانَ بْنَ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:[۱] «أَمَّا مَسِيحُ الدَّجَّالِ[۲] فَرَجُلٌ أَجْلَى الْجَبْهَةِ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَرِيضُ النَّحْرِ، فِيهِ دَمَامَةٌ كَأَنَّهُ فُلَانُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى أَوْ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ فُلَانٍ»[۳].

فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسیح دجال ایک کشادہ پیشانی والا شخص ہے، جس کی بائیں آنکھ نہیں ہے۔ وہ چوڑے سینے والا ہے، اُس کی شخصیت میں کچھ بد صورتی سی ہے۔ 'دیکھنے میں گویا عبد العزیٰ کا فلاں بیٹا ہو یا فرمایا کہ فلاں کا بیٹا عبد العزیٰ ہو۔'[۲]

۱۔ یہ وہ تصویر ہے، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً رؤیا میں اُسے دیکھا ہے۔ روایت کا آخری جملہ، جس میں اُس کو عبد العزیٰ کے بیٹے سے مشابہ ٹھیرایا گیا ہے، اِس کا واضح قرینہ ہے۔ اِس طرح کے مشاہدات میں صورت بالعموم معنی ہی کا عکس ہوتی ہے، جسے سمجھ لیا جائے تو رؤیا کی حقیقت بھی بڑی حد تک واضح ہو جاتی ہے، اور ہم اُس کی تعبیر کر سکتے ہیں۔ اِس کے بعد پھر اُس کے لیے کسی لفظی استدلال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ چنانچہ ایک طرف کشادہ پیشانی اور چوڑے سینے کا ذکر ہے اور دوسری طرف 'فِيهِ دَمَامَةٌ' کا۔ اِس سے مقصود غالباً یہ ہے کہ دجال کی شخصیت میں خوب و ناخوب اور خیر و شر کا ایسا امتزاج ہو گا کہ ظاہر کو دیکھنے والے جس طرح متاثر ہوں گے، اہل بصیرت اُسی طرح اُس کے اندھے پن کو بھی محسوس کر لیں گے، اور اُن پر واضح ہو جائے گا کہ یہ صرف دنیا ہی کو دیکھ اور دکھا سکتا ہے، آخرت کو دیکھنے کے لیے جو آنکھ خدا نے انسان کو عطا فرمائی ہے، یہ اُس سے بالکل اندھا ہے۔

۲۔ یہ راوی کا شبہ ہے۔ اُسے یاد نہیں رہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بات فرمائی تھی یا دوسری۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۵۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات مسند بزار، رقم ۳۶۹۸ اور المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۵۷ اور ۸۶۰ میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں۔

۲۔ روایت کے دوسرے تینوں طرق میں یہاں 'مَسِيحُ الدَّجَّالِ' کے بجاے 'مَسِيحُ الضَّلَالَةِ'، ''گم راہی کی دعوت دینے والا مسیح'' کے الفاظ منقول ہیں۔

۳۔ مسند بزار، رقم ۳۶۹۸ میں یہاں شک کے اسلوب کے بجاے صراحت کے ساتھ 'كَأَنَّهُ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ قَطَنٍ'، ''گویا وہ عبد العزیٰ کا بیٹا قطن ہو'' کے الفاظ آئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۹ —

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[۱] أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ: «أَعْوَرُ [جَعْدٌ،] هِجَانٌ أَزْهَرُ،[۲] كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصَلَةٌ،[۳] [مَطْمُوسُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، وَالْأُخْرَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ،[۴]] أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، [رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ،[۵]] فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ، فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا: وہ کانا، گھنگریالے بالوں والا ہے۔ اُس کا رنگ نہایت سفید ہے۔ اُس کا سر گویا سانپ کی طرح ہے۔ اُس کی بائیں آنکھ نہیں ہے اور دوسری آنکھ ایسی ہے، جیسے وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہو۔ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خزاعہ قبیلے کے ایک شخص عبد العزیٰ بن قطن کے مشابہ ہے۔ اگر ہلاک ہونے والے 'ہلاک ہونے لگیں گے تو (یاد رکھنا کہ) تمھارا پروردگار یک چشم نہیں ہے۔[۲]

۱۔ یعنی اُس کی پیروی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے۔

۲۔ اِس سے بھی یہی اشارہ نکلتا ہے کہ اوپر جو تصویر بیان ہوئی ہے، وہ دجال کے باطن ہی کی تصویر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات میں اِسی طرح نمایاں ہوئی۔ چنانچہ آپ کا یہ جملہ کہ تمھارا پروردگار یک چشم نہیں ہے، اُسی کے تقابل میں ہے۔ اِس سے خدا کے جسم کا کوئی تصور پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ مدعا یہ ہے کہ تمھارا پروردگار اپنی ہدایت میں دنیا اور آخرت، دونوں کو اُن کے صحیح محل پر دیکھتا اور دکھاتا ہے، جس طرح کہ اُنھیں دیکھنا اور دکھانا چاہیے، لہٰذا وہ یک چشم نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً، مسند احمد، رقم ۲۱۴۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے دوسرے طرق اِن مصادر میں نقل ہوئے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۲۸۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۰۔ مسند احمد، رقم ۲۸۵۲۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۲۔ غریب الحدیث، ابراہیم الحربی ۲/ ۳۷۲، ۴۹۷۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۰۰۳، ۱۰۱۳، ۱۱۳۰۔ التوحید، ابن خزیمہ ۱/ ۱۰۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۹۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۷۱۱، ۱۱۷۱۲، ۱۱۷۱۳۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۰ میں یہاں 'أَزْهَرُ' کے بجاے اِسی مفہوم کا ایک لفظ 'أَقْمَرُ' آیا ہے۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۷۱۲ میں یہاں 'كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصَلَةٌ'، ''اُس کا سر گویا سانپ کی طرح ہے'' کے بجاے 'كَأَنَّ رَأْسَهُ غُصْنُ شَجَرَةٍ'، ''اُس کا سر گویا کسی درخت کا گھونسلا ہے'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۷۱۳۔

۵۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۰۰۳۔

— ۱۰ —

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،[1] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ

الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ، فَقَالَ: [«يَا أَيُّهَا النَّاسُ،[2]] إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ[3]».

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: لوگو، اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔ سن رکھو، بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے اندھا ہے۔ اُس کی وہ آنکھ گویا خشک انگور کے دانے کی طرح ہے۔[1]

ا۔ یہی تصویر پیچھے بھی بیان ہو چکی ہے۔ اِس میں بائیں کے بجاے دائیں آنکھ کے اندھے ہونے کا ذکر ہے۔ اِس طرح کی غلطیاں راویوں سے بالعموم ہو جاتی ہیں۔ ہم نے پیچھے اِس تعبیر کی وضاحت جس طریقے سے کی ہے، اُس کے بعد، اگر غور کیجیے تو دائیں آنکھ کا اندھا پن زیادہ معنی خیز ہے۔ اِس کے علاوہ بھی کچھ تضادات ہیں جو راویوں کے بیانات سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اِس طرح کی روایتوں میں اِن سے صرف نظر کر کے اصل بات پر نگاہ رکھنی چاہیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

ا۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۱۶۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۵۶۔ مسند احمد، رقم ۴۹۴۸، ۶۰۷۰، ۶۱۴۴۔ صحیح بخاری، رقم ۷۴۰۷۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۲۴۱۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۰۰۰، ۱۰۱۱۔ التوحید، ابن خزیمہ ۱/ ۹۸، ۱۰۰۔ الشریعہ، آجری، رقم ۸۸۳۔ الایمان، ابن مندہ ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۶۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۶۵۰۔

۲۔ التوحید، ابن خزیمہ ۱/ ۱۰۰۔

۳۔ دوسرے طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۴۹۴۸ میں یہاں ’طَافِئَةٌ‘ کے بجاے ’طَافِيَةٌ‘ ”ابھرے ہوئے“ کا لفظ آیا ہے۔

— ۱۱ —

إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ:[۱] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ، وَهُوَ أَشَدُّ الْكَذَّابِينَ».

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال یک چشم ہے، اور وہ سب سے بڑھ کر جھوٹا ہو گا۔[۱]

۱۔ یہ لفظ دجال ہی کی مزید وضاحت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اِس طریقے سے مہدی و مسیح ہونے کے دعوے کرنے والے جتنے جھوٹے اُس سے پہلے پیدا ہوئے ہوں گے، وہ اُن سب سے بڑھ کر جھوٹا ہو گا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۴۵۶۹ سے لیا گیا ہے اور اِس کا ایک ہی متابع ہے جو مسند الحارث، رقم ۷۸۱ میں نقل ہوا ہے۔

— ۱۲ —

إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ:[۱] ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «إِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ[۲]».

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس کی ایک آنکھ ایسی ہو گی، گویا وہ سبز رنگ کا شیشہ ہو۔[۱]

۱۔ یہ وہی بات ایک دوسرے اسلوب میں بیان ہوئی ہے، جس کے لیے پیچھے ’عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ‘ کے الفاظ آئے ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند شاشی، رقم ۱۴۵۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں نقل ہوئے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۵۴۶۔ مسند احمد، رقم ۲۱۱۴۵، ۲۱۱۴۶، ۲۱۱۴۷، ۲۱۱۴۸۔ الاغراب، نسائی، رقم ۵۵۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۱۸۸، ۵۱۸۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۹۵۔ طبقات المحدثین باصبہان والواردین علیہا، ابو الشیخ اصبہانی ۱/ ۳۷۴۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم ۴/ ۳۶۳۔ اخبار اصبہان، ابو نعیم ۱/ ۲۹۷، ۳۴۷۔

۲۔ اخبار اصبہان، ابو نعیم ۱/ ۲۹۷ میں یہاں 'عَیْنَاهُ خَضْرَاءُ كَالزُّجَاجَةِ'، ''اُس کی دونوں آنکھیں شیشے کی طرح سبز ہوں گی'' کے الفاظ ہیں۔

—— ۱۳ ——

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:[۱] «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ،[۲] مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي الدَّجَّالِ:[۳] «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، [فَلَا تَهْلِكُوا[۴]]» قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَفِي لَفْظٍ عَنْهُ قَالَ:[۵] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ جَنَّةً، وَنَارًا، وَجَبَلَ خُبْزٍ، وَنَهْرَ مَاءٍ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، وَهُوَ جَعْدُ الرَّأْسِ، مَمْسُوحُ عَيْنِ الْيُسْرَى».

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دجال کی بائیں آنکھ نہیں ہے۔ وہ گھنے بالوں والا ہے۔ اُس کے ساتھ ایک باغ ہے اور ایک آگ۔ اُس کی آگ در حقیقت باغ ہے اور باغ اصل میں آگ ہے۔[1]

حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا: یقیناً اُس کے ساتھ پانی بھی ہے اور آگ بھی۔[2] اُس کی آگ در حقیقت ٹھنڈا پانی اور اُس کا پانی آگ ہے۔ چنانچہ (اُس کی پیروی کرکے) تم ہلاک نہ ہو جانا۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات میں نے بھی سنی ہے۔

روایت کے ایک طریق میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی نقل ہوئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے پاس ایک باغ، ایک آگ، ایک روٹی کا پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہے۔[3] اُس کی آگ در حقیقت باغ ہے اور باغ اصل میں آگ ہے۔ وہ گھنگریالے بالوں والا ہے اور اُس کی بائیں آنکھ نہیں ہے۔

۱۔ یہ نعمت اور نقمت کی تعبیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کی پیروی سے دنیا میں جو نعمت بھی حاصل ہو گی، وہ نتیجے کے لحاظ سے نقمت ہے اور اُس سے اختلاف دنیا میں جس نقمت کا باعث ہو گا، وہ نتیجے کے لحاظ سے نعمت ہے۔

۲۔ اِس کے بعد جو طریق نقل ہوا ہے، اُس سے واضح ہے کہ اصل جملہ ''ایک باغ، ایک آگ، ایک روٹی کا پہاڑ اور پانی کی ایک نہر'' ہی تھا، جسے راوی نے غلطی سے اِس طرح مختصر کر دیا ہے۔

۳۔ روٹی اور پانی وسائل رزق کی تعبیریں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کا ساتھ دینے والوں کو جو چیزیں اِسی دنیا میں حاصل ہو جائیں گی، اُن میں سامان راحت کے علاوہ وسائل رزق کی فراوانی بھی شامل ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۳۲۵۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۲۳۳۶۵۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۴۰۷۱۔ مسند بزار، رقم ۲۸۶۶۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۸۔

۲۔ مسند بزار، رقم ۲۸۶۶ میں یہاں 'جُفَالُ الشَّعْرِ'، ''گھنے بالوں والا'' کے بجاے 'جَعْدٌ'، ''گھنگریالے بالوں والا'' کا لفظ آیا ہے۔

۳۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۱۳۰۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس متن کے باقی طرق اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: مسند احمد، رقم ۲۳۳۸۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۴۔ مسند بزار، رقم ۲۸۲۳، ۲۸۶۷۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۶۔ امالی المحاملی روایۃ ابن یحییٰ البیع، رقم ۳۱۵۔ السنن الواردۃ فی الفتن، دانی، رقم ۶۵۲۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۳۳۸۳۔

۵۔ مسند بزار، رقم ۲۸۶۷۔

۱۴

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، إِنَّ مَعَهُ نَارًا تَحْرِقُ، وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلَكَنَّ بِهِ فَلْيُغْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ، وَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ».

وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ:[2] قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ: أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِنْ أَدْرَكَنَّ وَاحِدًا[3] مِنْكُمْ فَلْيَأْتِ النَّهَرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيُغْمِضْ [عَيْنَيْهِ[4]] ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ، فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ [عَذْبٌ[5]] بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ [يَعْرِفُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ،[6]] مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ[7] كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ».

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے پاس جو کچھ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ہو گا، اُس کے بارے میں مجھے خود دجال سے زیادہ علم ہے۔ اُس کے پاس جلا دینے والی آگ اور ٹھنڈے پانی کی ایک نہر ہو گی۔ سو تم میں سے جو اُسے پائے، اُس کے فریب میں آکر ہرگز ہلاک نہ ہو، بلکہ اپنی دونوں آنکھیں بند کر لے اور جو چیز اُس کو آگ دکھائی دے رہی ہو، اُس میں کود جائے، اِس لیے کہ درحقیقت وہی ٹھنڈے پانی کی نہر ہو گی۔[1]

اِنھی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے پاس جو کچھ ہو گا، میں اُس کے بارے میں خود دجال سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ اُس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، جن میں سے ایک کو دیکھیں تو لگے گا کہ سفید رنگ کا پانی ہے اور دوسری بھڑکتی ہوئی آگ دکھائی دے گی۔ اُس نے تم میں سے کسی کو پا لیا تو اُسے چاہیے کہ اُس نہر کی طرف آئے، جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہو اور اپنی دونوں آنکھیں بند کرے، پھر اپنا سر جھکائے اور (اُس میں سے) پیے، اِس لیے کہ یہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہو گا۔ اور دجال کو ہر صاحب ایمان پہچان لے گا۔ اُس کی بائیں آنکھ بند ہو گی۔ اُس کے اوپر موٹی جلد ہو گی۔[2] اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان 'کافر' لکھا ہو گا جسے ہر صاحب ایمان پڑھ لے گا،[3] خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔[4]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کی مخالفت کرنے میں جیسے کچھ خطرات بھی نظر آرہے ہوں، اُن کی پروا کیے بغیر پورے عزم و جزم کے ساتھ اُس کا انکار کر دے۔ اِس لیے کہ بالآخر اِسی کا نتیجہ اُس کے لیے خدا کی ابدی جنت کی صورت میں نکلے گا۔

۲۔ اِس کی وضاحت پیچھے ہو چکی ہے۔

۳۔ یہ اِس بات کی تعبیر ہے کہ دجال کا یہ کفر کہ وہ خدا کے نام پر لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے، ہر مسلمان کے لیے ایسا واضح ہو گا کہ گویا وہ اُس کی پیشانی پر لفظ 'کافر' لکھا ہوا پڑھ رہا ہے۔

۴۔ مطلب یہ ہے کہ دجال کے اِس کفر کو پڑھنے کا تعلق لوگوں کے پڑھا لکھا ہونے سے نہیں، بلکہ اُن کی بصیرت سے ہو گا، جو آدمی کو اُس کے سچے ایمان اور اللہ کی کتاب کے ساتھ اُس کے اشتغال سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ اِس بات کی مزید دلیل ہے کہ دجال سے متعلق یہ روایتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدات ہی ہیں،

جو آپ کو رؤیا میں ہوئے، لہٰذا لازماً محتاج تعبیر ہیں۔ اِنھیں اِن کے لفظی مفہوم میں نہیں لینا چاہیے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۳ سے لیا گیا ہے۔ متن کے کچھ اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں نقل ہوئے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۳، ۳۷۵۰۵۔ مسند احمد، رقم ۲۳۳۳۸، ۲۳۳۵۳۔ صحیح بخاری، رقم ۳۴۵۰۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۵۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۳۳۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۵۶۹۱۔ امالی المحاملی روایۃ ابن یحیٰی البیع، رقم ۳۱۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۷۹۹۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۵۰۳۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۵، ۱۰۳۷۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۶۷۶۰۔

۲۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۳۲۷۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں نقل ہوئے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۲۔ مسند احمد، رقم ۲۳۴۳۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۴۔ الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۳۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۰۱۸۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۲، ۱۰۳۳۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۵۰۷۔ فوائد تمام، رقم ۱۳۹۳۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۴۷۲ میں یہاں 'فَإِمَّا أَدْرَكَ أَحَدٌ ذَلِكَ' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ صحیح مسلم، رقم ۲۹۳۴ میں 'فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ' کے الفاظ ہیں، جب کہ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۲ میں 'فَإِنْ أَدْرَكَهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ ایک ہی معنی کے لیے مختلف اسالیب ہیں۔ مدعا یہ ہے کہ ''اگر تم میں سے کسی نے اُس کو پالیا''۔

۴۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۲۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۷۵۰۵۔

۶۔ الایمان، ابن مندہ، رقم ۱۰۳۲۔

۷۔ بعض طرق، مثلاً الفتن، حنبل بن اسحاق، رقم ۳۲ میں یہاں 'مُؤْمِن'، ''صاحب ایمان'' کے بجائے 'مُسْلِم'، ''مسلمان'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com